باسمہ تعالیٰ

محترم مفتیان کرام دارالافتاء دارالعلوم کراچی

السلام علیکم۔۔۔۔۔۔۔

ہم SANHA PAKISTAN ایک حلال تصدیقی ادارہ ہیں، جو سن 2006 سے پاکستان میں کھانے پینے کی اشیاء کی شرعی نقطہ نظر سے تحقیق کرکے اس کی حلت و حرمت سے متعلق شہادت شرعی بصورت سند جاری کرتے ہیں۔

ہماری تحقیق دو طریقوں پر مشتمل ہوتی ہے:

1- ہم اجزائے ترکیبی کی خود مکمل چھان بین کرتے ہیں

2- کسی معتبر ادارے کی تحقیق پر اعتماد کرتے ہوئے اسے قبول کرتے ہیں

دوسری صورت میں اس وقت ایک نیا مسئلہ درپیش ہے، وہ یہ کہ غیر مسلم اداروں نے بھی یہ خدمات دینی شروع کردی ہیں اور وہ بھی حلال و حرام غذاوں سے متعلق شرعی شہادت بصورت سند جاری کرتے ہیں۔

ہماری مجلس شوری جو پانچ مفتیوں پر مشتمل ہے نے اس مسئلہ پر شرعی طور پر طویل غور و فکر کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ "چونکہ غیر مسلم شرعی شہادت کے لئے نااہل ہے لھذا اسکی شہادت شرعی طور پر قبول نہیں کی جاسکتی" اسی شوریٰ کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے ہم نے اسی سوال کو جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی کے دارالافتاء میں بھی جمع کروایا تاکہ اس مسئلہ پر اور بھی رہنمائی مل سکے، جسکے جواب میں ہمارے موقف کی تائید آئی (فتویٰ کی کاپی منسلک ہے)۔

آپ کی رائے جاننے کے لئے اصل سوال کے ساتھ آپ کی بھی رائے مطلوب ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ حلال وحرام کے متعلق بہت سارے تصدیقی ادارے وجود میں آگے ہیں جو اس بات کی شرعی شہادت دیتے ہیں کہ کوئی غذائی مصنوع حلال ہونے کی بناء پر کھائی جاسکتی ہے یا نہیں؟

دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کسی ایسے ادارے کی شہادت شرعی طور پر قابل قبول ہے جو ادارہ:

۱۔ خالص غیر مسلموں کا ہو اور ملازمین بھی غیر مسلم ہوں یا

۲۔ غیر مسلموں کا ہو اور ملازمین بھی غیر مسلم ہوں مگر حلال کی تصدیق کا کام مسلمان ملازمین کیا کرتے ہوں اور وہ غیر مسلم ادارہ ان مسلمان ملازمین کی تصدیق پر سرٹیفکیٹ کی صورت میں حلال کی شہادت دیتا ہو؟

براہ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل جواب عنایت کیجیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

واضح رہے کہ کسی چیز کا حلال و حرام ہونا خالص دینی معاملہ ہے، جسے کتبِ فقہ میں دیانات سے تعبیر کیا گیا ہے اور فقہاء کرام نے باقاعدہ تصریح فرمائی ہے کہ دیانات میں غیر مسلم کی خبر شرعاً معتبر نہیں، لہٰذا اس سلسلے میں ہماری رائے بھی یہی ہے کہ:

کسی چیز کے حلال و حرام یا پاک و ناپاک ہونے سے متعلق کسی غیر مسلم فرد یا ادارے کی خبر کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں ہے اور فقہاء کرام نے دیانات میں غیر مسلم کی خبر کو مطلقاً غیر معتبر قرار دیا ہے، اس سے بحث نہیں کی کہ وہ غیر مسلم اپنے مشاہدہ کی بنیاد پر خبر دے رہا ہے یا کسی مسلمان سے روایت کر رہا ہے، لہٰذا خواہ غیر مسلم ادارہ خود اپنے مشاہدہ کی بنیاد پر خبر دے کہ "یہ چیز حلال ہے" یا اپنے مسلمان ملازم کی خبر کی بنیاد پر روایت کرے کہ "ہمارے مسلمان ملازم نے خبر دی ہے کہ یہ حلال ہے" دونوں صورتوں میں دیانات کے مسئلہ میں کافر کی خبر مسلمانوں کے حق میں معتبر نہیں ہوگی، کیونکہ وہ دینِ اسلام اور اسکی دیانات کا قائل ہی نہیں ہے۔

الفتاوى الهندية ، رشيدية – (٥ / ٣٠٨)

خبر الواحد يقبل في الديانات كالحل والحرمة والطهارة والنجاسة إذا كان مسلما عدلا ذكرا أو أنثى حرا أو عبدا محدودا أو لا، ولا يشترط لفظ الشهادة والعدد، كذا في الوجيز للكردري، وهكذا في محيط السرخسي والهداية، ولا يقبل قول الكافر في الديانات

الدر المختار – (٦ / ٣٤٥)

وأصله أن خبر الكافر مقبول بالإجماع في المعاملات لا في الديانات وعليه يحمل قول الكنز ويقبل قول الكافر في الحل والحرمة يعني الحاصلين في ضمن المعاملات لا مطلق الحل والحرمة كما توهمه الزيلعي

رد المحتار – (٦ / ٣٤٥)

(قوله لا مطلق الحل والحرمة) أي الشامل للقصدي كهذا حلال أو حرام. واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
١٤/ ذیقعدہ/ ١٤٣٧ھ
١٨/ اگست/ ٢٠١٦ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفرالله
١٦/ ١١/ ١٤٣٧ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
١٤-١١-٣٧ھ

الجواب صحیح
١٦/ ١١/ ١٤٣٧ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
١٦/ ١١/ ١٤٣٧ھ

دار الافتاء — دار العلوم کراچی
مفتی — دار العلوم کراچی
مفتی — دار العلوم کراچی